REGD. No P.67

رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

WEEKLY BADR QADIAN

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۱۶

شمارہ ۳۸

ایڈیٹر

محمد حفیظ بقا پوری

شرح چندہ
سالانہ ۔/۷ روپے
ششماہی ۔/۴ روپے
ممالک غیر ۔/۸ روپے

فی پرچہ ۱۵ پیسے

۲۱ تبوک ۱۳۴۶ ہش	۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ	۲۱ ستمبر ۱۹۶۷ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۹ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۱۴ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور آجکل راولپنڈی میں قیام فرما ہیں۔ احباب توجہ اور التزام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بیگم صاحبہ اور دو چھوٹے بچوں کے حیدرآباد دکن تشریف لے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ دونوں بڑی صاحبزادیاں قادیان میں بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

حسب پروگرام مورخہ ۱۵ ستمبر کو بعد نماز عشاء قادیان میں تعلیمی جلسہ ہوا جس میں مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے صدارت کی۔ مکرم مرزا ظہیر الدین منور صاحب، مکرم حکیم بدر الدین صاحب عامل اور مکرم سید شہامت علی صاحب نے تقاریر کیں۔

الٰہی نوشتوں میں دنیا کیلئے ایک خوفناک تباہی کی خبر اور بڑی چیتاونی

بالآخر حقیقی مذہب اسلام کے روحانی غلبہ کی عظیم الشان پیشگوئی

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی نائب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

(۱)

دنیا کی تاریخ میں بنی نوع انسان کے لئے بڑا مفید سبق ہے مگر وہ اس سے کم ہی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ دوسروں کو گڑھے میں گر کر تباہ ہوتے دیکھ کر کچھ سبق حاصل نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے کئی انبیاء نے بھی آ کر وقتاً فوقتاً ان کو بیدار اور ہوشیار کرنے کی کوشش کی مگر وہ خواب غفلت ہی میں پڑے رہے اور آخر وہ تباہی و بربادی کا شکار ہو کر اپنے وجود ایک نیا سبق دنیا کے لئے چھوڑ جاتے رہے۔ ذرا یہود کو دیکھئے کہ کس طرح پے در پے خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والوں نے ان کو وارننگ دی مگر ان کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔

قوم یہود نے خدا تعالیٰ کی نعمتوں و عطا کردہ احسانات کی قدر کرنے کی بجائے ان کی ناقدری کی۔ طرح طرح کی شرارتیں اور گستاخیاں اختیار کیں نبیوں کا انکار کیا ان کی تکذیب کی قتل۔ مقابلہ ظلم پر ظلم ان کا شیوہ ہو گیا جس کی وجہ سے وہ قوم باوجود ایک برگزیدہ قوم ہونے کے ملعون و مغضوب بن گئی۔ اور خدا تعالیٰ کے ابدی عہد اور اس کی بادشاہت یعنی نبوت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئی بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے عذاب شدید کی مستحق قرار دی گئی۔ حضرت بانی اسلام علیہ السلام کے ذریعہ سے بھی خدا تعالیٰ نے ان کو قرآن کریم میں شدید سرزنش فرمائی خود مسلمانوں کو بھی تنبیہ کی اور ان باتوں سے ان کو ہوشیار رہنے کی تاکید کر کے ان کو وعید کی کہ وہ یہود کے نقش قدم پر نہ چلیں مگر اس کے باوجود ان کا قدم اسی ڈگر پر چلا جا رہا ہے بلکہ اس تنبیہ کو پس پشت پھینک کر آنے والے موعود مسیح کا انکار اور تکذیب مقابلہ کر کے اپنے آپ کو مغضوب بنا رہے ہیں۔

ہنود کا حال بھی یہود سے مختلف نہیں جب کرشن اول کی بتائی ہوئی خبروں کے مطابق کرشن ثانی آیا تو انہوں نے اس کا مقابلہ کیا اور اسے ناکام کرنے کی کوشش کی۔ اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے غضب کا مورد ٹھہرا لیا۔

عیسائی قوم کی حالت بھی ان سے چنداں مختلف نہیں وہ بھی یہود کے پہلو بہ پہلو جا رہی ہے۔ مثلاً:-

۱۔ خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں پر جو گندے حملے و الزامات و اتہامات لگائے جاتے ہیں ان کا ذکر بائیبل کے مختلف حصوں میں موجود ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقربین و انبیاء جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہوتا تھا اور جنہیں دنیا کی ہدایت کے لئے اپنا کلام دیتا تھا ان پر نارواحملے کر کے دنیا کو ان سے بدظن کر دیا ہے اور ان باتوں کی کثرت سے اشاعت کی جاتی ہے حالانکہ اگر وہی باتیں خود ان کی طرف منسوب ہوں تو وہ ان کو کبھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ مگر اب ان کو نہ صرف یہ کہ خوشی سے برداشت کیا جاتا ہے بلکہ ان کو دنیا میں پھیلا کر ساری دنیا کے کو تباہ کیا جا رہا ہے

۲۔ بگڑی ہوئی عیسائیت نے سیحیت کے ذریعہ سے دنیا کو دہریت اور بداخلاقی کی طرف مائل کر دیا ہے اور مذہب اور روحانیت سے متنفر بنا دیا ہے

۳۔ ملکوں میں مساوات و قتل و غارت و خون ریزی کا بازار گرم کر کے نوع انسان پر مظالم ڈھانے کا سلسلہ جاری رکھا ہے ... کو سرگرم جنگوں میں مبتلا کر کے اسے جہنم زار بنا دیا ہے۔

۴۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام "ابن آدم" اور "انسان" کو خدا تعالیٰ کا "حقیقی" بیٹا قرار ...

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

قادیان میں

جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ

بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال قادیان میں جماعت احمدیہ کا ۷۶ واں جلسہ سالانہ بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگا۔ احباب کرام اس مقدس جلسہ میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں اور خود بھی تشریف لائیں اور دیگر احباب کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رام آرٹ پریس امرت سر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۶۷ء

قادیان میں ہمارا سالانہ جلسہ

نظارت دعوت و تبلیغ کے اعلان سے احباب جماعت کو اس امر کا علم ہو چکا ہے کہ قادیان میں جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ امسال ماہ نومبر کے آخری ہفتہ بتاریخ ۲۴، ۲۵، ۲۶ نومبر منعقد ہو رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پرچہ جب احباب کے پاس پہنچے گا تو جلسہ سالانہ کی مقررہ تاریخوں میں صرف دو ماہ باقی رہیں گے یہ وقت جلسہ میں شمولیت اور مناسب تیاری کے لئے کافی ہے بشرطیکہ احباب ابھی سے اس کی طرف توجہ مبذول کریں۔ رمضان شریف کی آمد کی وجہ سے جلسہ کی تاریخوں میں ایسی تبدیلی ضروری تھی تاکہ جلسہ سے فارغ ہو کر احباب جماعت بسہولت اپنے وطن پہنچ جائیں اور ماہ صیام کو اپنے ہاں آسانی سے گزار سکیں۔

جو دوست تو جلسہ کے موقعہ پر اس سلسلہ میں ہر سال یا اکثر آتے رہتے ہیں وہ اس حقیقت کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں کہ ان کا یہ سفر کئی پہلوؤں سے اپنے اندر روحانی تبدیلی اور بے شمار برکات کا حامل ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ میں مقدس مقامات کی زیارت احباب جماعت کی ملاقات اور روحانی مجالس میں شرکت کے بعد جب وہ اپنے وطنوں کو واپس جاتے ہیں تو ان کے ایمان پہلے سے کہیں زیادہ بڑھے ہوئے ہوتے ہیں ان کی نیکیاں مستقل ہو چکی ہوتی ہیں۔ ایک نیا جوش اور خالص ولولہ خدمت و اشاعت دین کا لے کر یہاں سے وہ رخصت ہوتے ہیں پھر ایک عرصہ تک اس روح پرور ماحول کی یاد ان کے دلوں میں تازہ رہتی ہے۔ اسی کا نام جماعتی زندگی اور اتحاد کے لئے ثمرہ اور زندگی بخش غذا ہے۔ فی زمانہ خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو اس عظیم نعمت سے نوازا ہے جس کے نتیجہ میں ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ اپنے اپنے اس نعمت کے [illegible] حیثیت سے نئے کھلے [illegible] نہ صرف اپنے لئے بلکہ جہاں تک ممکن ہو [illegible] حالات اجازت دیں اس نعمت کو [illegible] متمتع ہونے کے بلکہ اپنے اہل و عیال رشتہ داروں دوست احباب اور زیر تعلق داروں کو شریک جلسہ کریں۔

جلسہ سالانہ کا مبارک اجتماع عرصہ تقریباً پون صدی سے مرکز سلسلہ میں منعقد ہو رہا ہے اب تک کہ وہ بیش تین نسلیں روحانی طور پر عملی رنگ میں اس سے مستفید ہو چکی ہیں۔ اور جب تک خدا تعالیٰ نے چاہا مستفید ہوتی رہیں گی۔ یار زندہ صحبت باقی ایک مشہور مقولہ ہے جو اپنے اندر ایک بڑی حقیقت رکھتا ہے۔ اگر زندگی ہے تو دوست احباب سے میل ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اس لئے یہ میل ملاپ ہی آپس کی محبت و الفت کی ظاہری علامت ہے۔ زبانی طور پر ہزار یقین دہانی کیجئے اور محبت و الفت کے دعوے کیجئے جب تک کہ عملاً قدم ملاقات کی صورت میں نہیں اٹھتا ایک دوسرے کی طرف جسمانی جذب و کشش نہیں تو دونوں کی محبت کی چنگاری کے زیادہ دیر تک سلگتے رہنے کی امید کم ہے روحانی تعلقات میں تو اس امر کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ شعائر اللہ کی عظمت کو اللہ تعالیٰ نے تقوی القلوب یعنی دلوں میں تقوی پیدا کرنے کا ذریعہ اور سبب قرار دیا ہے۔ ومن یعظم [illegible] من تقوی القلوب اس کے ساتھ ہی صحبت صالحین کی بھی خاص تاکید کی گئی ہے تاکہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑے اور نیک صحبت انسان کو نیکی کی طرف راغب کرے اور دل میں لگے ہوئے تقوے کے پودے کو سازگار ماحول میسر آئے اور انسان کی روحانیت کی خاطر خواہ رنگ میں تکمیل ہو۔

انبیاء کا وجود انوار الٰہیہ کا مرکز اور مہبط ہوتا ہے۔ جب تک دنیا میں یہ وجود زندہ موجود رہتا ہے اس کی پاک صحبت سے فیضیاب ہونے کے ذرائع واضح ہوتے ہیں۔ ان مقدس وجود کی وجہ سے بعض دیگر اشیاء مقامات اور افراد بھی انوار الٰہیہ سے وافر حصہ پا لیتے ہیں اس لئے انہیں شعائر اللہ کے مبارک نام سے یاد کیا گیا ہے جس کا مطلب یہی ہے کہ ان کو دیکھ کر ان کی زیارت و ملاقات سے خدا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اس جہت سے قادیان کی مقدس سرزمین بالخصوص اس کا وہ مبارک حصہ جو اس وقت بھی جماعت احمدیہ ہی کے پاس ہے ان مقامات میں فرصت کے چند روز قیام کر کے جو روحانی لذت اور سرور حاصل ہوتا ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے جو مواقع جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میسر آتے ہیں وہ بڑے ہی قیمتی اور قابل قدر ہوتے ہیں اس سے فائدہ اٹھانا بڑی خوش قسمتی ہے

آج سے پون صدی پہلے مقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور احباب کو اس اہم روحانی اجتماع میں حاضر ہو کر روحانی استفادہ کی طرف جن الفاظ میں توجہ دلائی وہ آج بھی ایسے ہی تازہ اور روحانیت سے پر ہیں جیسے اس وقت تھے کیونکہ ان کے تازہ اور شیریں پھل ہر سال ہی جماعت کے احباب بافراط خود حاصل کرتے اور ان سے شادکام ہوتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مبارک الفاظ میں جلسہ کی غرض و غایت اس کی اہمیت و فوائد پر بڑے ہی جامع اور بابرکت طریق پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ضروری ہے کہ احباب ان مبارک الفاظ کو بار بار پڑھیں اور حضرت امام الزمان کی آواز پر لبیک کہنے کی سعادت حاصل کریں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ اگر خدا تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیے اور دعا کرنا چاہیے کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی اور چونکہ ہر ایک کے لئے باعث ضعف فطرت یا کمی مقدرت یا بعد مسافت یہ میسر نہیں آ سکتا کہ وہ صحبت میں آ کر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے ....

اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت و فرصت و عدم موانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں ...... حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور توجہ ہو گی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔

اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہو گا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف

(باقی صفحہ ۸ پر)

اسلام امن اور سلامتی کا علمبردار ہے اور دنیا سے جنگ کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے

وہ دلائل اور آسمانی نشانوں کے ساتھ دنیا میں صداقت کو قائم کرتا ہے

سوئٹزرلینڈ کی ایک استقبالیہ تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۷ء کو مسجد محمود زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں مختلف استقبالیہ ایڈریسوں کے جواب میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو تقریر فرمائی اور جس کا خلاصہ مورخہ ۲۷ر جولائی میں بھی ذکر آچکا ہے وہ افادۂ احباب کے لئے الفضل سے نقل کر کے درج ذیل کی جاتی ہے۔

تشہد اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

اس وقت جو بھائی اور بہنیں یہاں جمع ہیں ان میں سے اکثر جرمن زبان جانتے ہیں، تھوڑے ہیں جو انگریزی جانتے ہیں اور بہت ہی تھوڑے ہیں جو وہ زبان جانتے ہیں جس میں میں اس وقت آپ سے بات کر رہا ہوں اور جس کا نام اُردو ہے اگر میں جرمن زبان میں بات کر سکتا تو آپ کی زبان میں آپ سے گفتگو کرنے میں بڑی ہی راحت محسوس کرتا۔ لیکن چونکہ میں آپ کی زبان میں بات نہیں کر سکتا اس لئے

میں نے اس زبان کو انتخاب کیا ہے

جو کہ اس عظیم انسان کی زبان ہے جو دُنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اس زمانہ میں مبعوث کیا گیا ہے۔ مگر قبل اس کے میں اُن مقاصد کی طرف مختصراً اشارہ کروں جن مقاصد کے حصول کے لئے مہدی موعود مبعوث ہوئے۔ میں بعض امور بابت جن کا [illegible] ذکر ہے بیان کروں گا بعض بھائیوں نے یہ ذکر کیا ہے کہ سوئٹزرلینڈ اور اسی طرح (اگرچہ نام نہیں لیا گیا) یورپ کے بعض دوسرے ممالک مسلمانوں کو بڑی خوشی سے ان ممالک میں ملازمتیں دیتے ہیں اور مسلمان خاندان بڑی کثرت سے ان ممالک میں آباد ہیں۔ میں اپنے تمام مسلمان بھائیوں کی طرف سے آپ کے ملک کا اور دوسرے ممالک کا جو ہمارے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں ممنون ہوں لیکن غیر ممالک میں مقیم ہو جانے کی وجہ سے اور وقتی طور پر آباد ہو جانے کے نتیجہ میں بہت سے مسائل پیش آ گئے ہیں جن میں سے

ایک اہم مسئلہ

جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ مسلمان خاندانوں کے بچوں کو دینی تعلیم دینا اور صحیح تربیت کرنا ہے، میں بڑا خوش ہوں کہ ہمارے دوست نے اس طرف اشارہ کیا اور میں بھی آپ سب کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مسئلہ پر غور کرنے کے نتیجہ میں جو بھی ممکن ہو سکا بچوں کی تربیت اور تعلیم کے لئے کیا جائے گا میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ کہنا چاہتا کہ یہ بات غلط ہے کہ قرآن کریم بچے سمجھ نہیں سکتے۔ اگر آپ قرآن کریم کا ترجمہ اس زبان میں کریں جس کو بچہ سمجھ سکے تو یقیناً وہ قرآن کریم سمجھنے لگ جائے گا جس طرح انگریزی کا ترجمہ جرمن لوگ نہیں سمجھ سکتے اسی طرح بڑوں کے لئے جو قرآن کریم کا ترجمہ ہے وہ بچے نہیں سمجھ سکتے۔ بچوں کی زبان میں جو انہیں بتایا جائے وہ بچے سمجھ جائیں گے

بچے کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ذہین بنایا ہے،

اور وہ علم کا بڑا شوق رکھتا ہے اس لئے وہ ماں باپ اور استادوں سے ہر وقت ہر چیز اور معاملے کے متعلق سوال کرتا رہتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس کی فطرت میں علم کے حصول کا شوق پایا جاتا ہے اگر آپ اس کی فطرت کو علم کے پانی سے سیر نہیں کرتے تو یہ اس کا قصور نہیں آپ کا قصور ہے پس ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس ملک میں رہنے والے سب مسلمان آپس میں مشورہ کریں اور ایسے ذرائع اختیار کریں جن کے نتیجہ میں بچے قرآن کریم کی تعلیم کو سمجھنے لگیں قرآن کریم ایک عظیم نور ہے جو بچے کے دل کو اسی طرح منور کرتا ہے جس طرح ایک بڑے کے دل کو۔ قرآن کریم میں علم کے سمندر موجزن ہیں اس کے علوم کبھی ختم ہونے والے نہیں جس طرح پچھلے چودہ سو سال کے مسائل کو قرآن کریم نے حل کیا تھا آج بھی ہمارے مسائل کو قرآن کریم کے حل کرنے کی اہلیت رکھتا ہے لیکن ہم قرآن کریم پر فکر و تدبر کرنے کی بجائے دوسری طرف متوجہ ہو جاتے ہیں حالانکہ خود قرآن کریم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب تک دعا اور تدبیر کو کمال تک نہ پہنچایا جائے کامیابی حاصل نہیں کی جا سکتی۔

اس وقت یہ بھی سوال کیا گیا ہے کہ

جہاد کے متعلق

بھی کچھ کہا جائے۔ قرآن کریم کی زبان اور محاورہ میں جہاد تدبیر اور دعا کو اپنے کمال تک پہنچانے کو کہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بانی نے یہ اعلان کیا تھا کہ میں مہدی ہوں تا دنیا سے جنگ کا خاتمہ کر دوں۔ اسلام اعلانِ جنگ نہیں کرتا صلح کو قائم کرتا ہے۔ امن کو پیدا کرتا ہے انسان انسان کے درمیان محبت کے تعلقات کو قائم کرتا ہے آپ لوگ جو اتنی دیر یہاں بیٹھے رہے صبر و تحمل کے ساتھ تو یہ بھی آپ نے جہاد کیا ہے ایک قسم کا۔ اب یہاں کسی تلوار سے ایک دوسرے کی گردن تو نہیں کاٹی۔ اسلام نے طاقت کے استعمال کی صرف اُس وقت اجازت دی ہے۔ جب کسی قوم کو یا مذہبی آزادی کو ختم کرنے کے لئے تلوار کا استعمال کیا جائے۔

اسلام نے اعلان کیا ہے کہ میں "اسلام" ہوں

اور اسلام کے معنے ہیں سلامتی کے۔ اور سلامتی کو دُنیا میں قائم کرنے کے لئے یہ مذہب نازل ہوا ہے اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال انتہائی مظالم برداشت کئے مگر کسی پر ظلم نہیں کیا اور نہ دُکھ پہنچایا ہے لیکن جب ظلم انتہا کو پہنچ گیا اور مخالفین نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا تب اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کمزوری کے باوجود اُن کو تلوار کا تلوار سے مقابلہ کرنے کی طاقت ہی نہیں تھی اگر صرف ان کو اپنی طاقت پر بھروسہ ہوتا تو کوئی ایک بھی مخالف کی تلوار سے نہ بچ سکتا۔ لیکن ان کو اپنے رب کے وعدوں پر پورا یقین تھا اور اسی لئے وہ باوجود کمزوری اور نامناسب حالات کے طاقتور دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ان کے ساتھ جو وعدہ تھا خلاف نہیں کیا اور آسمان سے اُن کی فتح کے سامان پیدا کئے اور طاقت کے غلط استعمال کے اسلام قطعاً خلاف ہے۔ جہاد کے معنے بعض مغربی مستشرقین نے سمجھے ہیں وہ قرآن کریم کی زبان کی رُو سے درست معلوم نہیں ہوتے ہمارے نزدیک۔

جہاد کے معنے

ہیں سب بنی نوع انسان کو خوش رکھنے کے لئے انتہائی جد و جہد کرنا اور اس کے معنے ہیں اپنے نفس اور نفس کے شیطانی وساوس سے بچانے کے لئے [illegible] تدبیر کرنا اور جہاد کے معنے ہیں پوری کوشش سے قرآن کریم کی تعلیم کو پھیلانا کیونکہ اس کی تعلیم ہے پس اسلام دنیا میں جنگ جاری کرنے کے لئے نہیں بلکہ جنگوں کو رد کرنے کے لئے آیا ہے اسلام کو طاقت کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ اسلام کو وہ غیر مادی ہتھیار ایسے اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں کہ جن کا مقابلہ مادی طاقت نہیں کر سکتی۔ ایک دلائل کا ہتھیار ایک آسمانی نشانوں کا ہتھیار۔ جماعت احمدیہ کے بانی کے ذریعہ دنیا نے ہزاروں نشان دیکھے ہیں اور ہزاروں نشانوں کی پیشگوئی کی گئی ہے جو ابھی پورے نہیں ہوئے جو نشان پیشگوئی کے مطابق پورے ہو چکے ہیں اگر ان کے متعلق بات کی جائے تو آپ کہتے ہیں کہ بات ہو چکی تو بھی یہ بتائی گئی ہے اگر وہ نشان آپ کے سامنے رکھ جائیں جو ابھی پورے نہیں ہوئے آئندہ پورے ہونے والے ہیں تو آپ سمجھیں گے اور کہیں گے کہ شاید ہم پاگل ہو گئے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں حالانکہ یہ باتیں مستقبل کے متعلق بتائی گئی ہیں وہ انسانی عقل کی رُو سے بالکل انہونی ہیں۔

ایک مثال

میں اپنے بھائیوں کے سامنے رکھتا ہوں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے یہ پیشگوئی

تو ہے کہ روس ہی جس نے یہ اعلان کیا تھا کہ ہم زمین سے خدا کا نام اور آسمان سے خدا کا وجود مٹا دیں گے۔ ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا ہوگا اور روس میں بسنے والوں کی اکثریت اپنے پیدا کرنے والے کی طرف لوٹے گی اور اسلام کی صداقت کی قائل ہو جائے گی اور دنیا کے محسن اعظم محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگے گی۔

شاید آپ یہی سمجھیں گے کہ میں پاگلوں والی باتیں کر رہا ہوں کیونکہ یہ بات بظاہر ناممکن ہے لیکن میرا دل اسے سچا سمجھتا ہے اس لئے کہ جس طرح پہلے کئی ایسی اور بھی ناممکن باتیں ہیں جو بتائی گئی تھیں جو اپنے وقت پر پوری ہوگئیں۔ میں ۱۹۰۵ء میں جبکہ زار روس کی حکومت اتنی زبردست طاقت تھی کہ شاید دنیا میں سب سے بڑی طاقت سمجھی جاتی تھی بتایا گیا تھا کہ زار روس کی حکومت دنیا سے مٹا دی جائے گی۔ اور اس کے تیرہ سال بعد ہی وہ واقعہ رونما ہوگیا۔ یہی بتایا گیا تھا کہ کمیونزم کی پیدائش ہوگی اور وہ دنیا میں بڑا اثر پیدا کرے گی۔ اور اس وقت بتایا گیا تھا جب کمیونزم کو ذرا بھی طاقت اور اقتدار حاصل نہ تھا اور یہی بتایا گیا کہ

پانچ زبردست تباہیاں

انسان پر آنے والی ہیں اور جیسا بتایا گیا تھا اور جو جو علامتیں بتائی گئی تھیں ان کے مطابق دو تباہیاں یعنی جنگ عظیم اور دوسری جنگ عظیم کی شکل میں نمودار ہو چکی ہیں اور یہ بھی بتایا گیا تھا اور اس وقت بتایا گیا تھا جبکہ ایٹم کے ہتھیار کا تصور بھی انسان کے دماغ میں نہ تھا یعنی ۱۹۰۰ء کے آخر میں کہ تیسری ہلاکت کے وقت جو غالباً تیسری جنگ عظیم کی شکل میں نمودار ہوگی کئی علاقے بیٹھے ہوں گے جہاں سے زندگی ختم ہو جائے گی۔ اب پہلی جنگ عظیم میں کتنی ہلاکت ہوئی پھر نتیجۃً ختم ہوئی اور دوسری جنگ عظیم میں بھی تو ہم سمجھتے ہیں کہ تیسری جنگ میں ایسا ممکن ہے کہ نہ انسان باقی رہے گا اور نہ حیوان باقی رہے گا نہ پرندے [illegible] باقی رہیں گے۔ یہ بھی کہا گیا ہے اس کے بعد روس کی قوم اسلام قبول کرے گی۔ یہ پیشگوئی آپ کے نزدیک ناممکن ہے۔ مگر ہم اسے ممکن سمجھتے ہیں کیونکہ بہت سی ناممکن باتیں ممکن ہوتی ہم نے دیکھی ہیں۔ اگر ہماری زندگی میں تیسری جنگ شروع ہوگئی اور ایٹم کا استعمال ہوا تو آپ میں سے جو زندہ رہیں گے وہ گواہ ہوں گے اس بات پر کہ میں نے ایک زبردست پیشگوئی آپ کے سامنے بیان کی تھی اب یہ آپ کا کام ہے کہ

ان باتوں سے فائدہ اٹھائیں یا نہ فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو نقصان پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق دے کہ ہم اُسے راضی کریں تاکہ اُس کی محبت کو حاصل کرنے والے ہوں۔ (الفضل ۲۴ اگست ۱۹۶۷ء)

مکرم ڈاکٹر جعفر علی صاحب کی اعلیٰ تعلیم کیلئے امریکہ کو روانگی

جماعت احمدیہ حیدرآباد کے ایک مخلص نوجوان مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب ۲۹ر اگست کو حیدرآباد سے امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گئے۔

موصوف نے اعلیٰ کردار جذبۂ خدمتِ خلق ہمدردی اور بے لوث خدمات کے سبب اپنوں اور غیروں کے دلوں میں ایک پُرخلوص مقام پیدا کر لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ الوداع کے وقت اسٹیشن پر سینکڑوں افراد موجود رہے۔ موصوف نے اپنی تعلیم کے دوران ہر درجہ میں امتیازی کامیابی حاصل کی اور جماعتی کاموں میں خاص دلچسپی لیتے رہے ہیں۔ تمام احباب جماعت اپنے اس مخلص نوجوان کی اعلیٰ علمی ترقیات اور فائز المرام واپس لوٹنے کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ نیز مکرم ڈاکٹر صاحب کی ضعیفہ والدہ کو اپنے نوجوان بچے کی اس عارضی جدائی کا بڑا احساس ہے۔ احباب ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار

محمد صادق احمدی از حیدرآباد

ھَنِیْئًا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْن! مبارک باد

از مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم کالیکٹ مالابار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ یورپ سے کامیاب و بامراد مراجعت فرما ہونے پر مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب نے عربی زبان میں مبارک بادی پر مشتمل یہ قصیدہ نظم فرمایا ہے جسے افادۂ احباب کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے (ایڈیٹر)

ھَنِیْئًا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ — وَسَیِّدَنَا اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

مبارکباد اے امیر المؤمنین! ہمارے آقا! اے متقیوں کے امام!

نَجَحْتَ وَفُزْتَ فِیْ اَمْرٍ عَظِیْمٍ — بِہٖ رُفِعَتْ شُؤُوْنُ الْمُسْلِمِیْنَ

ایک عظیم الشان مقصد میں آپ فائز اور کامیاب ہوئے جس سے مسلمانوں کی شان بلند کی گئی ہے۔

وَقَدْ بَلَّغْتَ اَمْرَ اللّٰہِ جِدًّا — لِاَدْرُبَّا بَلَاغًا مُسْتَبِیْنَا

آپ نے یورپ والوں کو خوب تبلیغ کر کے اللہ کی باتیں کھلے کھلے طور پر ان کو پہنچائی ہیں

اَتَاکَ النَّاسُ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ — لِخُطْبَتِکَ الْبَلِیْغَۃِ سَامِعِیْنَ

وہاں آپ کے فصیح و بلیغ خطبات و تقریریں سننے کے لئے لوگ فوج در فوج آپ کے پاس آئے

تُبَشِّرُھُمْ بِبِرٍّ وَالنَّجَاۃِ — وَتُنْذِرُھُمْ عَذَابَ الْھَالِکِیْنَ

آپ نے ان کو نیکی اور نجات کی بشارت دی۔ اور تباہ ہونے والوں کیلئے مقررہ سزا سے متعلق انکو انذار کیا ہے

فَاَظْھَرَ رَبُّنَا الْاِسْلَامَ حَقًّا — عَلٰی اَدْیَانِھِمْ فَتْحًا مُّبِیْنَا

پس ہمارے رب نے دین اسلام کو جو سچا دین ہے ان کے ادیان پر غالب کر کے فتح مبین عطا فرمایا ہے

وَصَارَتْ کَلِمَۃُ اللّٰہِ الْقَدِیْرِ — ھِیَ الْعُلْیَا اَمَامَ الْعَاقِلِیْنَ

اور عقلمند لوگوں کے سامنے خدائے قادر کی باتیں سب سے اونچی ہو کر رہیں۔

کَاَنَّ الشَّمْسَ طَالِعَۃٌ بِغَرْبٍ — تُحَقِّقُ حَدِیْثَ خَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ

اب معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق سورج مغرب سے طلوع ہو رہا ہے

قَدَ اقْدَامُ الْمُتَّقَاۃِ عَلٰی مَنَارٍ — رَفِیْعِ الْقَدْرِ ثَابِتَۃٌ یَقِیْنًا

اور یقیناً متقی لوگوں کے قدم ایک بلند مینار پر مضبوط ہو کر ثابت ہو چکے ہیں رہے [illegible] بر مینار بلند قدر محکم استاده

بِلَادُ الْغَرْبِ فَاخِرَۃٌ تُبَاھِیْ — بِلَمْسَۃِ رِجْلِ خَیْرِ الْقَائِدِیْنَ

مغربی ممالک خیر القائدین کے وہاں قدم رنجہ فرمانے پر فخر کرتے ہیں۔

دَعْتُ لَکَ رِفْقَۃً ھٰذَا السَّفَرُ مِثْلًا — کَذِی الْقَرْنَیْنِ رَدَّ الْمُفْسِدِیْنَ

آپ کے حق میں یہ سفر پہلے سے مقدر تھا۔ آپ ذوالقرنین کے مانند ہیں جنہوں نے مفسد لوگوں کو ہٹا دیا تھا

اَمَوْعُوْدَ ابْنَ مَوْعُوْدِ الْمَسِیْحِ — غُلَامَ الْبُشْرٰی نَافِلَۃً مُّعِیْنَا

اے مسیح موعود کے موعود فرزند! اے مبشر فرزند اور مبشر مددگار پوتا!

تَفَضَّلْ وَاقْبَلَنْ مِنَّا سَلَامًا — وَتَھْنِئَۃً وَشُکْرَ الشَّاکِرِیْنَ

آپ مہربانی فرما کر ہماری طرف سے سلام اور مبارکباد اور شکریہ قبول فرما دیں

جَزَاکَ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْنِ مِنَّا — جَزَاءً وَافِیًا خَیْرًا ثَمِیْنًا

اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہان میں ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے جس کیلئے آپ مستحق ہیں۔

وَبَارَکَ فِیْ حَیَاتِکَ مَعْ رَخَاءٍ — وَعَافِیَۃٍ تَسُرُّ التَّابِعِیْنَ

اور آپکی زندگی میں برکت بمعہ کشادگی عطا فرمائے اور آپکی صحت عافیت بھی عطا فرمائے جس سے آپکے تابعدار لوگ خوش ہوں

حَمَاکَ اللّٰہُ مِنْ کُلِّ الْبَلَایَا — وَاٰفَاتٍ وَشَرِّ الْحَاسِدِیْنَ

اللہ تعالیٰ آپ کو ہر قسم کی بلاؤں و آفات اور حاسدین کے شر سے محفوظ فرما کر اپنی حفاظت میں رکھے

فَیَا بُشْرٰی لَنَا اِنَّا نُلَبِّیْ — اِمَامَ الْعَصْرِ طَوْعًا طَائِعِیْنَ

واہ واہ! ہم لوگوں کیلئے یہ کتنی خوشی کی بات ہے کہ ہم اس زمانہ کے امام کی باتوں پر طوعاً لبیک کہتے ہوئے انکی اطاعت کرتے ہیں۔

وَنَرْجُوْ مَعْ اِطَاعَتِہٖ دُعَاءً — وَحُبًّا فَوْقَ حُبِّ الْاَقْرَبِیْنَ

ہم اُن کی اطاعت بجا لانے کے ساتھ اُن کی دعا اور رشتہ داروں والی محبت سے بڑھ کر محبت کی امید رکھتے ہیں۔

خاکسار

محمد ابوالوفاء مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

کالیکٹ مالابار

"الحق" کی ناحق گوئی

رسالہ "الحق" حیدرآباد کے مضمون کا مدلل جواب

(۱)

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مولوی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

نوٹ: یہ ذیل کا مضمون تین ماہ پہلے کا موصول شدہ ہے۔ مگر گنجائش نہ نکل سکنے کے سبب تاخیر سے شائع ہو رہا ہے تاہم اس کا افادی پہلو اب بھی قائم ہے اور قائم رہے گا۔ (ادارہ)

ادارہ اہل سنت والجماعت حیدرآباد کی طرف سے "الحق" نامی ایک رسالہ شائع ہوتا ہے جس کے اغراض و مقاصد

"باطل و غیر فطری المکار افزائی ادیان کا ابطال اور عالم انسانیت کے لئے ایک ہی دین فطرت کا اثبات و تعارف"

بتائے گئے ہیں۔ اور یہ رسالہ کے سرورق پر مستقل طور پر یوں مرقوم ہوتا ہے

"سُنّی کہلانے والوں کی اکثریت بھی راہِ حق سے بہت دور ہے

اور حسب ذیل فرقے بھی حق سے بہت دور ہو گئے ہیں۔

۱۔ جبری ۲۔ قدری ۳۔ خارجی
۴۔ شیعہ ۵۔ مہدوی ۶۔ بہائی
۷۔ قادیانی ۸۔ صدیق دیندار
۹۔ اہل قرآن۔

یا اسی قبیل کے فرقے یا اشخاص مثلاً حلقہ قرآن ازم وغیرہ"

گویا کہ دینِ اسلام اور امتِ محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق رکھنے کے دعوے کرنے والوں کو کافر، حق سے دور ہونے کا فتویٰ لگا کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کا کام مذکورہ ادارہ اور اس کا یہ ترجمان بخوبی ادا کر رہا ہے۔ نیز اس زمانہ میں مسلمانوں کے اس قسم کے اداروں سے امید بھی اسی قسم کے فتووں اور کفر بازیوں کی کی جا سکتی ہے۔

اس رسالہ کی جلد ۲۱ شمارہ ۳ و ۴ بابت ماہ جون ۶۷ء کی اشاعت میں جو ماہ رمضان المبارک تا ذی الحجہ ۱۳۸۶ھ کی بتائی جاتی ہے۔ "فکر و نظر" کے عنوان سے ایک مضمون اداریہ کے کالم میں شائع ہوا ہے جس میں خاکسار کا ایک پمفلٹ بعنوان "افضل الانبیاء" کی تردید کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے

مذکورہ پمفلٹ دو سال قبل ایک جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقعہ پر جماعت احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد نے شائع کیا تھا۔ تعجب ہے کہ دو سال کی طویل مدت اور انتظار کے بعد اس کا جواب لکھنے کی جسارت پیدا ہو گئی!!

اس فکر و نظر میں مضمون نگار نے بعض جدید انکشافات فرمائے ہیں۔ مثلاً

(۱) قوتِ قدسیہ کے لفظی مغالطے سے عامۃ المسلمین اور ذاتِ رسالت کے درمیان ایک آہنی دیوار حائل ہو جاتی ہے (صفحہ)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے ذریعہ عامۃ المسلمین اور حضرت سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان بہت بڑی دوری اور روک پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم قوتِ قدسیہ کے حامل ہی نہ تھے۔

(۲) مجرد روحانی بات ایک عجمی اور غیر اسلامی تصور ہے جس کو اپنی مطلب براری کے لئے دین کے ساتھ جوڑا گیا ہے (صفحہ)

یعنی روحانی مردوں کی اصطلاح ناجائز اور غیر اسلامی ہے!

(۳) لفظ حیوان نما انسان کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

"کیا اس وقت کے انسانوں کو سینگ۔ کھر۔ پنجے اور دُم ہوتی تھی! اور کیا آج کا وہ انسان جو اتباع رسالت سے ہٹا ہوا ہے ان اعضاء و جوارح کا حامل ہے؟ (صفحہ)

گویا حیوان نما انسان سے مراد یہ ہے کہ ایسے شخص کو حیوانی جوارح کا ہونا ضروری ہے۔

(۴) خدا نما وجود کہنا شرک اور وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی غلط تعلیم کے ثمرات ہیں (صفحہ)

(۵) ہدایت کی جگہ روحانی مدارج کا استعمال غیر صحیح اصطلاح اور عجمی اور غیر اسلامی تصور ہے۔ (صفحہ ۱۱)

(۶) فنا فی الرسول کی اصطلاح بھی غیر اسلامی فنا فی اللہ و فنا فی الشیخ جیسے باطل اصطلاحات کے وزن پر ہے! (صفحہ ۱۲)

(۷) مجدد مبعوث نہیں کئے جاتے بلکہ امت ان کے تجدیدی کارہائے نمایاں کے تحت ان کو مجدد مانتی ہے! (صفحہ ۱۴)

(۸) اللہ سے براہِ راست شرفِ تکلم سوائے موسیٰؑ کے کسی نبی و رسول کو حاصل نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی اللہ تعالیٰ نے براہ راست مکالمہ نہیں فرمایا۔ (صفحہ ۱۵)

مذکورہ فکر و نظر میں اس قسم کے جدید انکشافات کے علاوہ بعض قافیہ اور ردیف پر مشتمل گالی گلوچ بھی کی گئی ہے۔

سارا مضمون پڑھ کر راقم الحروف پر یہ اثر ہوا ہے کہ اس قسم کے چند "انکشافات" اور قافیہ بردار گالی گلوچ کی ریخت کرنے سے اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ بھی علمی میدان کا شہسوار ہو تو اس کی بہت بڑی بھول ہے!! ناقابلِ التفات حصص کو چھوڑ کر زیر نظر مضمون کے بعض ضروری اور قابلِ التفات امور کا ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی

خاکسار نے اپنے پمفلٹ میں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ پیدا شدہ عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ

"آپ نے آکر اپنی قوتِ قدسیہ سے صدیوں کے روحانی مردوں کو زندگی بخشی اور ان حیوان نما انسانوں کو نہ صرف با اخلاق و با خدا انسان بنا دیا بلکہ انہیں خدا نما وجود بنا دیا۔"

مضمون نگار نے مذکورہ فقرے کے الفاظ قوتِ قدسیہ۔ روحانی مردے۔ حیوان نما انسان اور خدا نما وجود پر اعتراض کیا ہے۔

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو قوتِ قدسیہ کا حامل کہنا "ایک ناپاک کوشش" قرار دیتے ہوئے مضمون نگار لکھتے ہیں کہ

"قرآنی بصیرت یہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم اللہ کے بندہ ہیں بشر ہیں اور رسول ہیں قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ (کہف ع ۱۲) ..... رسول انسانی صفات سے منزہ نہیں ہو سکتے۔ اگر ذاتِ گرامی میں مافوق البشر صفات و دلیت کئے جاتے اور بندوں سے کہا جاتا ہے کہ اس نمونہ کی پیروی کرو تو یہ حکم ایک صریح ظالمانہ ہوتا ..... قرآن میں متعدد جگہ ارشاد ہے کہ رسول تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں وہ تم ہی میں سے ہیں اور تمہاری طرح انسان ہیں۔"

یہاں مضمون نگار کو بہت بڑا مغالطہ یہ لگا ہے کہ انہوں نے قوتِ قدسیہ کو ایک مافوق الفطرت وصف قرار دیا ہے۔ اور اسی خیال کی بنیاد پر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان وصف کی تردید کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اسی قوتِ قدسیہ یعنی بے نظیر پاکیزہ مؤثر قوت کی رَو قرآنی ہے۔ آپ ہی کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں آپ کے اصحاب نے سچی قربانی اور جاں نثاری کا جو نمونہ پیش کیا ہے اس کا عشر عشیر بھی ہمیں تاریخ عالم کی کسی جگہ نظر نہیں آتا۔ حضرت موسےٰ کے متبعین نے جہاں فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ کہہ کر آپ کا ساتھ دینے سے انکار کیا تھا اور حضرت عیسیٰؑ کے حواریوں میں سے ایک نے چند سکوں کے عوض میں آپ کو پکڑوا دیا۔ اور دوسرے ایک نے آپ پر لعنت بھیجی تھی وہاں آنحضرت صلعم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں آپ کے صحابہؓ نے جو عظیم الشان قربانیاں پیش کی تھیں ان سے تاریخ اسلام بھری پڑی ہے

یہ حضرت رسول کریم صلعم کی قوتِ قدسیہ ہی کا نتیجہ ہے کہ عرب کے ان اجڈ، گنوار، جاہل، مشرک، توہم پرست، متنازع، قبائلی تعصب، خائن، رہزن اور بدمعاش لوگوں کو تھوڑے سے عرصہ میں متقی، نیک، صالح، صدیق، عقلمند، عالم، مدبر، امین، دیندار، صاحبِ اخلاقِ حسنہ اور اہل اللہ بنا کر دنیا کے استاد اور مصلح بن گئے غرض کوئی شخص کتنا ہی پیارا رسول

مستقبل کا علم کا سلسلہ کرے گا۔ آپ کی توسۃ قدسیہ کا انکار نہیں کر سکتا۔

افسوس کہ ایک حقیقت کی تردید ہی مضمون نگار کو کن کن شعاؤں سے منہ موڑنا پڑتا ہے یعنی کہ رسول کریم صلعم کی توت قدسیہ کو ثابت کرنا بھی اُن کی نگاہ میں ایک ناپاک کوشش ٹھہر جاتی ہے!!

اسی طرح روحانی مردوں کی اصطلاح بھی مضمون نگار کو ایک آنکھ نہیں بھاتی! اور اسے عجمی اور غیر اسلامی تصور کیا گیا ہے۔

حالانکہ قرآن کریم میں متعدد جگہ ان لوگوں کو جو حق و صداقت کے مخالف اور مامورمن اللہ کے دشمن ہیں روحانی مُردوں سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو کذٰلک یحیی اللہ الموتیٰ (البقرہ آیۃ ۷۳) کذٰلک نخرج الموتیٰ (اعراف آیۃ ۵۷) ذٰلک بان اللہ ھو الحق و انہ یحیی الموتیٰ (حج آیۃ ۷) ان الذی احیاھا لمحی الموتیٰ (حم سجدہ ۴۰) یاایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم (انفال آیۃ ۲۴) ان تمام مقامات میں موتیٰ سے روحانی مُردے ہی مراد لئے گئے ہیں۔

نہ معلوم شعیر عامر کے تلاذ کو قرآن کریم کی بیان کردہ ایسی واضح حقیقتوں سے انکار کرنے میں کیا لطف آتا ہے یا یہ بات اُن کے علم کے دیوالیہ کی علامت ہے۔

حیوان نما انسان اسی طرح حیوان نما انسان کی اصطلاح سے بھی ہمارے مضمون نگار کو اختلاف ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے ایک مضحکہ خیز بات یہ بیان کی ہے کہ اس قسم کی اصطلاح کو ماننے سے خدا کے ماموروں کے منکروں کو ان اعضاء و جوارح کے حامل قرار دینا ہو گا جو دیگر حیوانوں کے لئے مختص ہیں!! حالانکہ حیوان نما انسان کی اصطلاح کی خود خدا تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے ملاحظہ ہو

لھم قلوب لا یفقھون بھا ولھم اعین لا یبصرون بھا ولھم اذان لا یسمعون بھا اولٰئک کالانعام بل ھم اضل اولٰئک ھم الغافلون (اعراف ۱۷۹)

یعنی اُن کے دل تو ہیں لیکن ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور اُن کی آنکھیں تو ہیں اُن کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں۔ اور اُن کے کان تو ہیں لیکن اُن کے ذریعہ سے وہ سنتے نہیں وہ لوگ حیوانوں کی طرح ہیں بلکہ اُن سے بھی بدتر اصل بات یہ ہے کہ وہ بالکل غافل اور جاہل ہیں۔

نیز ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا (الفرقان ۴۴) کیا تو سمجھتا ہے کہ ان میں سے اکثر سنتے اور سمجھتے ہیں۔ وہ تو فقط جانوروں کی طرح ہیں بلکہ رویہ کے لحاظ سے اُن سے بھی بدتر ہیں۔

خدا تعالیٰ نے مذکورہ دونوں آیات میں ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ اور اس کے احکام سے غافل ہیں اور خدا کی آواز سننے اور سمجھنے کے لئے اپنی عقل بینائی اور شنوائی کو استعمال نہیں کرتے انہیں حیوانوں سے تشبیہہ دی ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ انہیں سینگ کھُر۔ پنجے۔ اور دُم وغیرہ حیوانی اعضاء و جوارح حاصل تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار نے کبھی قرآن کریم پڑھنے اس پر غور و فکر کرنے کی تکلیف ہی نہیں فرمائی۔ اگر ایسا ہوتا تو ان کے قلم سے ایسی لایعنی باتیں نہ نکلتیں۔

خدا نما وجود مضمون نگار نے اپنی علمیت کی طبع آزمائی لفظ خدا نما پر بھی فرمائی ہے اور لکھا ہے کہ

"یہ کیسے لوگ ہیں جو ذات کی خدا کو بھی اپنے گمراہ کن خیالات پھیلانے کا ذریعہ بنانے سے نہیں چوکتے!"

یعنی خدا تعالیٰ کے کسی مقرب اور اس کے مامور کو خدا نما وجود کہنا گمراہ کن خیال ہے اور خدا کی ذات بابرکت پر حملہ ہے!! یا للعجب یا خدا! خدا نما وجود اس شخص کے متعلق استعمال کیا جاتا ہے جو خدا کی صفات کا مظہر ہو۔ جس کی ذات کے مطالعہ سے خدا تعالیٰ کے اخلاق و اوصاف نظر آتے ہوں۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے کہ تخلقوا باخلاق اللہ۔ کہ تم خدا تعالیٰ کے اوصاف و اخلاق کو اپنانے کی کوشش کرو۔ اور

اس طرح تمہارا وجود خدا تعالیٰ کا مظہر بن جائے اور تمہاری ساری زندگی ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین کے مطابق کلیۃً خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے اور تم اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے فنا کر دو۔

چنانچہ سید الکونین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود بابرکت ہمارے لئے رہتی دنیا تک کامل نمونہ ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے فنا کر دیا۔ حتیٰ کہ مشرکین مکہ بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ قد عشق محمد ربہ۔ کہ محمد تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے اور آپ کے اس مقام فنا ہی کی بنا پر خدا نے آپ کے قول کو اپنا قول — وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ اور آپ کے فعل کو اپنا فعل — وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ — اور آپ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ — ید اللہ فوق ایدیھم — قرار دیا ہے۔ گویا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود خدا تعالیٰ کا مظہر تھا۔

میں مضمون نگار کو ایک حدیث قدسی کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں۔ صحیح بخاری کی حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لا یزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ و بصرہ الذی یبصر بہ و یدہ التی یبطش بھا و رجلہ التی یمشی بھا۔

(بخاری کتاب الرقاق باب التواضع جلد ۴ صـ۹۳)

یعنی نفل گذار بندہ میرے قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ تب میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے آنکھیں بن جاتا ہوں جن سے وہ دیکھتا ہے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے

اس حدیث قدسی میں خدا تعالیٰ کے مقرب و محبوب بندے کو خدا نما وجود ٹھہرایا گیا ہے گویا یہ حدیث مقام فنا کی تفسیر ہے!

کیا مضمون نگار اس حدیث کو بھی "ایک گمراہ کن خیال" قرار دیتے ہوئے خدا تعالیٰ کی ذات پر حملہ تصور کرنے کی جسارت کریں گے؟

حضرت سید عبد القادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

قال اللہ فی بعض کتبہ یا ابن آدم انا اللہ لا الٰہ الا انا اقول للشیء کن فیکون اطعنی اجعلک تقول للشیء کن فیکون۔ وقد فعل ذٰلک بکثیر من انبیاءہ و اولیاءہ و خواصہ من بنی آدم (فتوح الغیب مقالہ ۱۶ صـ۱۰)

یعنی خدا تعالیٰ نے اپنی بعض کتب میں فرمایا ہے کہ اے آدم زاد! میں خدا ہوں۔ اور کن کہنے سے ہر چیز پیدا کر لیتا ہوں تُو میری اطاعت کر میں تجھے بھی کن فیکون کے اختیارات عطا کر دوں گا اور خدا تعالیٰ نے یہ سلوک اپنے بہت سے انبیاء و اولیاء اور خاص بندوں سے کیا بھی ہے!

(۲) نیز حضرت فرید الدین عطار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جو شخص حق میں محو ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں سرتاپا حق ہی ہو جاتا ہے اور اگر آدمی خود نہ رہے اور سب حق کو ہی دیکھے تو یہ عجیب نہیں ہوتا" (تذکرۃ الاولیاء صـ۴۹)

(۳) مولوی عبد الحق صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں:

"اگرچہ خدا اپنی پاک اپنی ذات اور صفات میں جمیع کائنات سے الگ اور ممتاز ہے۔ کوئی ممکن واجب نہیں ہو سکتا لیکن عارف پر وجود کا ایک ایسا اثر پڑتا ہے کہ اس کے آثار اسی میں ظہور کرنے لگتے ہیں تب اس کا تصرف عالم میں ہونے لگتا ہے اور وہ شخص فنا فی اللہ اور باقی باللہ ہو جاتا ہے پس یہ انسان کا کمال انتہائی ہے سو یہ مرتبہ خاص انبیاء علیہم السلام کو اور اُن سے کچھ اتر کر اُن کے متبعین اولیاء کرام کو نصیب ہوتا ہے"۔ (مقدمہ تفسیر حقانی صـ۲۶)

اسلام کے ان سلف الصالحین کے مندرجہ بالا اقوال بزرگی کی روشنی میں مضمون نگار کو شعور تھا اور فنا فی اللہ وجود کی حقیقت سا علم ہو چکا ہوگا اور آئندہ وہ اس قسم کی اصطلاحات استعمال کرنے والوں کو گمراہ کن خیالات کے حامل کہنے کی جسارت نہیں کریں گے۔ — حقیقت یہ ہے کہ ...

باڑی پورہ (کشمیر) میں ایک عظیم الشان جلسہ

دو افراد کی بیعت

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ مبلغین پر مشتمل ہمارا تبلیغی و تربیتی وفد مقامی مبلغین کرام و احباب جماعت کے تعاون سے اپنے کام میں معروف ہے۔ جس کے نہایت خوش کن نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار اور مقامی مبلغ مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب کے سپرد باڑی پورہ کا علاقہ کیا گیا ہے جہاں ہم لوگ احباب جماعت کے تعاون سے مفوضہ امور انجام دے رہے ہیں۔

اسی سلسلہ میں احباب جماعت باڑی پورہ کی جانب سے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ جلسہ کی تشہیر کی غرض سے ایک پوسٹر طبع کروا کر ضلع اننت ناگ کے مختلف اور متعدد مقامات پر چسپاں کئے گئے۔ اور ۲۰ر اگست کو اجتماعی پروگرام تبلیغ منایا گیا جس میں احباب جماعت نے باڑی پورہ کے مضافات میں جا کر تبلیغ کے علاوہ جلسہ میں شمولیت کی دعوت بھی غیر از جماعت دوستوں کو [illegible]

حسب پروگرام جو محترم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر وفد کے مشورہ سے طے ہوا تھا۔ ۲۲ر اگست مسجد احمدیہ باڑی پورہ کے وسیع صحن میں پونے بارہ بجے الحاج مولانا بشیر احمد صاحب فاضل امیر وفد کی زیر صدارت اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔

تلاوت قرآن مجید مولوی بشیر احمد صاحب شائق اور مکرم مولوی عبد الرحیم مبلغ نے کی بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم مبلغ سلسلہ نے خوش الحانی سے پڑھی اس نظم کا ایک مصرعہ یہ تھا کہ

"نبی جی تم پہ مرا سلام"

[illegible] کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ میں خاکسار کی تقریر ہوئی جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کو پیش کرتے ہوئے حضور کی اعلیٰ تعلیمات کو پیش کیا۔ اور آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کل برکۃ من محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتبارک من علّم و تعلّم کو پیش کر کے حضرت مسیح موعود علیہ وسلم کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق کی وضاحت کی اور اس کی روشنی میں مسئلہ وفات مسیح اور ختم نبوت کو بیان کیا۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مولوی عبد الرحیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی ہے

مصطفےٰ پر ترا بے حد ہو سلام اور رحمت

بعدہ صداقت احمدیت اور کشمیری پیغام احمدیت کے موضوع پر مولانا محمد الدین صاحب فاضل نے کشمیری زبان میں ایک بسیط اور پر اثر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد اللہ صاحب فاضل نے کشمیری زبان میں سلسلہ مجددین کے موضوع پر تقریر فرمائی اور متعدد کتب کے حوالوں سے ثابت کیا کہ حدیث نبوی ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ کے مطابق ہر صدی کے سر پر مجددین کرام آتے رہے جن کا آغاز ملک عرب سے ہوا لیکن چودھویں صدی کے مجدد چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام [illegible] قرار پا چکے تھے جو ہندوستان کی سرزمین پر مبعوث ہونے اس لئے آخری [illegible] کے مجددین کرام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہندوستان میں بھیجے جیسے حضرت مجدد الف ثانی حضرت ولی اللہ شاہ صاحب۔ حضرت سید احمد بریلوی وغیرہم کو اللہ تعالیٰ نے ہندوستان کی سرزمین میں بھیجا۔

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے اپنی تیار کردہ ایک نظم کشمیری زبان میں دلگداز انداز میں پڑھ کر سنائی۔ اس نظم کا مضمون صداقت احمدیت پر مشتمل ہے اور نہایت اچھے اور موثر انداز میں ناظر صاحب نے تبلیغی خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ موصوف کشمیری زبان کے اچھے شاعر بھی ہیں اس لئے آپ نے پرکشش لہجہ اور آواز سے اپنی نظم پڑھ کر سنائی ہے

احمدی اور غیر احمدی سب ہی دوستوں نے اس نظم کو بہت پسند کیا۔ تبلیغی نقطۂ نگاہ سے جلسہ سے قبل اس نظم کو طبع بھی کروا دیا گیا تھا چنانچہ جلسہ کے بعد احمدی اور غیر احمدی دوستوں نے کثیر تعداد میں اس نظم کو خرید بھی کیا۔

اس نظم کے بعد مکرم مولانا سمیع اللہ صاحب مبلغ بمبئی نے حالات حاضرہ کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ روس کا پہلا راکٹ جب فضائے بسیط میں پہنچا تو خروشچیف نے یہ اعلان کیا تھا کہ اس راکٹ نے ہمیں بتا دیا ہے کہ خدا نہیں ہے حالانکہ یہ راکٹ تو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے اور آپ نے نواس بن سمعان کی حدیث کا ایک حصہ پیش کر کے بتایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یاجوج ماجوج ورتری دنیا کو فتح کرنے کے بعد کہیں گے کہ اب ہم آسمان کو فتح کریں گے اور وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے جو خون آلودہ ہو کر واپس آئیں گے۔ [illegible] راکٹ کی شکل بالکل تیر کی سی ہے اور تیر اور راکٹ کے چھوڑنے کا اصول بھی ایک ہے۔ آپ نے کسی غیر از جماعت دوست کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ مجددین سلف کیوں وفات مسیح کے قائل نہ تھے فرمایا کہ قرآن کریم سب سے مقدم ہے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس سالہ عمر بتائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال پر تمام صحابہ کرام کا اجماع بھی وفات مسیح پر ہوا۔ حضرت امام بخاریؒ اور حضرت امام مالک بھی وفات مسیح کے قائل تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چشم دید گواہی یہ ہے کہ حضور معراج کی رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات یافتہ لوگوں میں دیکھ آئے آئمہ فقہاء حضرت امام ابو حنیفہ حضرت امام شافعی ابو یوسف وغیرہ نے سکوت اختیار کر کے وفات مسیح کو تسلیم کیا۔ اور موجودہ زمانہ میں مولانا آزاد علماء مصر اور دیگر علماء نے بھی الاعلان وفات مسیح کو تسلیم کر لیا ہے۔ اس قدر شواہد کے باوجود بعض متشابہات کی پیروی کرنا کسی طرح درست نہیں ہے۔ مولانا کی تقریر بڑی دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔

اس مبسوط تقریر کے بعد مکرم سعید احمد صاحب ڈار پراونشل جنرل سکرٹری جو اسٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی انجام دے رہے تھے نے خوش الحانی کے ساتھ یہ نظم پڑھ کر سنائی

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

اس نظم کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے متعدد حوالہ جات سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے زندہ خدا زندہ رسول اور زندہ کتاب قرآن کریم کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنے تغیر کردہ [illegible] کا ثبوت دیا اور احمدیت کا خوش کن مستقبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں دلآویز انداز میں پیش کیا۔

آپ کی تقریر کے بعد [illegible] مکرم ناظر صاحب نے ایک اور اپنی تیار کردہ غیر مطبوعہ نظم اپنے مخصوص اور پر اثر انداز میں سنائی۔ یہ نظم بھی کشمیری زبان میں موزوں کی گئی ہے۔ جس کا مضمون صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر مشتمل ہے۔

آپ کی نظم کے بعد صدارتی تقریر ہوئی صدر محترم نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کوئی معمولی تحریک نہیں ہے۔ بلکہ یہ وہ پودا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنے ہاتھ سے لگایا ہے اور اس کے وعدوں کے مطابق آج اس مقدس درخت کی شاخیں زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہیں۔ آپ نے مسئلہ خلافت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میرے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر ملوکیت آئے گی اور اس کے بعد ظالم بادشاہوں کا زمانہ آئے گا اور آخر میں حضور نے فرمایا تھا کہ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ اس سے ملتا ہوا ایک حوالہ الوصیت

سے آپ نے پیش کیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت کے تذکرہ کے ساتھ آیت استخلاف پیش کر کے اپنے بعد خلافتِ احمدیہ کو قدرتِ ثانیہ قرار دیا ہے۔ جو قیامت تک ساتھ رہے گی۔ اور اسی طرح آپ نے خلافتِ احمدیہ کو ثابت کیا جس پر وفاتِ مسیح پر اجماع صحابہ کرام کے بعد صحابہ کرام کا دوسرا اجماع ہو چکا ہے۔ اسی ضمن میں آپ نے تہتر فرقوں والی حدیث کی تشریح بھی فرمائی جس میں ناجی فرقہ کو "جماعت" قرار دیا گیا ہے۔

ایک غیر از جماعت دوست کے اس اعتراض کا بھی آپ نے مدلل اور مفصل جواب دیا کہ جماعت احمدیہ نے غیر از جماعت مسلمانوں کا سماجی طور پر بائیکاٹ کیوں کر رکھا ہے (نمازوں اور رشتہ ناطہ وغیرہ کے اعتبار سے) آپ نے فرمایا کہ بائیکاٹ تو غیر احمدیوں نے ہمارے ساتھ کیا تھا کفر کے فتوے حضرت بانی سلسلہ اور جماعت پر غیر احمدیوں کی طرف سے لگائے گئے۔ مساجد میں نمازیں ادا کرنے سے منع کیا گیا۔ ہماری میتوں کو قبرستانوں میں سے اکھاڑ کر باہر نکال دیا گیا۔ اور اس لئے اس کا ردِ عمل طبعی تھا۔ لہذا جماعت اپنی الگ مساجد میں اپنے امام کے پیچھے نمازیں ادا کرتی ہے۔ اور اسی طرح الگ رہنے کا یہ فائدہ بھی ہوا ہے کہ جہاں غیر احمدی مسلمان دن بدن تنزل میں گرتے جا رہے ہیں وہاں جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے اکنافِ عالم میں تبلیغ اسلام کا اہم ترین فریضہ بے نظیر طور پر انجام دے کر اسلام کی شان و شوکت کو چار چاند لگا رہی ہے آپ نے اسرائیل کے موجودہ حملہ اور اس کے پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو دعا کی تحریک بھی کی کہ اللہ تعالیٰ عرب ممالک کو یہودیوں اور ان کے بیساکھیوں کی ناپاک کارروائیوں سے محفوظ رکھے اور عرب ممالک پھر سے فلسطین پر غالب آ جائیں۔ آمین۔

صدارتی تقریر کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے ایک نظم خوش الحانی سے سنائی جو

زمانے کی ہدایت کو زمانے کا امام آیا

بعد دعا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس عظیم الشان اجلاس میں کثیر تعداد میں غیر احمدی معززین نے شرکت فرمائی اس علاقہ کے ایم۔ ایل۔ اے مکرم عبدالرحمٰن صاحب ڈار وکیل ممبر اسمبلی اور دوسرے تعلیم یافتہ معززین بھی کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اور بہت اچھا اثر لیا۔ جلسہ گاہ کے دروازہ کے پاس ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا تھا۔ اور اس موقعہ پر احمدیہ لٹریچر غیر احمدی دوستوں میں تقسیم کیا گیا۔ مقامی خدام میں سے عزیز عبدالرحیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور جاذب اشعار پر مشتمل بڑے بڑے چارٹ تیار کئے تھے جو جلسہ گاہ میں آویزاں کئے گئے تھے۔ مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب بھی بعض چارٹ خوشخط تیار کر کے اپنے ہمراہ لائے تھے جنہیں مناسب جگہوں پر آویزاں کر دیا گیا۔ جلسہ گاہ میں مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک پرانشل سیکرٹری امور عامہ اور مکرم منظور احمد صاحب سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی کی زیر قیادت احباب جماعت نے بڑی محنت سے ایک مناسب اور اچھا اسٹیج تیار کیا۔ اس سلسلہ میں بعض غیر احمدی اور غیر مبائع دوستوں نے بھی تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نائب پراونشل امیر مکرم بابو غلام رسول صاحب بھی جلسہ میں شرکت کی غرض سے سرینگر سے وقت مقررہ پر تشریف لے آئے۔

مبلغین کرام کے قیام و طعام کا انتظام جناب میر غلام محمد صاحب صدر جماعت یاڑی پورہ کے ہاں لنگر پر تھا۔ صدر محترم نے بہت سلیقہ سے اس خدمت کو سر انجام دیا۔ اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے بہت کوشش کی۔ ۱۲ کی رات کو کھانے کا انتظام مکرم غلام محمد صاحب لون سیکرٹری مال نے ذاتی طور پر اپنے مکان پر کیا ہوا تھا۔ چنانچہ مبلغین کرام مع بعض دوسرے مہمانوں کے "لون" صاحب کے مکان پر کاٹھ پورہ پہنچے کھانے سے فارغ ہو کر رات بھی یہیں آرام کیا۔ صبح ناشتہ کے بعد بعض مہمان رخصت ہو گئے اور بعض کھانے کے بعد رخصت ہوئے۔ محترم امیر وفد مولانا بشیر احمد صاحب چک ایمرچھ کا دورہ کرنے کی غرض سے ٹھہر گئے۔ چنانچہ ہم دونوں چک ایمرچھ کے دورہ پر روانہ ہو گئے۔

اس جلسہ میں جماعت احمدیہ شورت اور جماعت احمدیہ کنی پورہ نے جو اچھا نمونہ دکھلایا وہ یقیناً قابلِ تقلید ہے۔ یہ دونوں جماعتیں جلسہ شروع ہونے سے چند منٹ قبل اپنے اپنے بارُعب جھنڈے لئے ہوئے درود شریف اور علیک الصلوٰۃ علیک السلام کی طرز کی دلکش نظمیں پڑھتے ہوئے مکرم بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم شیخ حمید اللہ صاحب سرینگر کی زیر قیادت پیدل یاڑی پورہ پہنچیں۔ نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے اسلامی ٹلک بوس نعروں کے درمیان یاڑی پورہ میں داخل ہوئیں جس کا حاضرین پر نہایت خوشگوار اثر پڑا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

مقامی جماعت کی طرف سے چائے اور ناشتہ کا بہت اچھا انتظام کیا گیا تھا۔ جلسہ برخاست کرنے کے بعد نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں اور حاضرین کرام کی چائے اور ناشتہ سے تواضع کی گئی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جلسہ سے چند روز قبل ایک غیر احمدی نوجوان بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اور جلسہ کے دوسرے روز امیر وفد مولانا بشیر احمد صاحب کی موجودگی میں ایک تعلیم یافتہ غیر مبائع نوجوان بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

یہ دونوں بیعتیں مکرم غلام محمد صاحب لون کے مکان پر ہی ہوئیں بزرگانِ سلسلہ اور احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نوجوانوں کو استقامت عطا فرمادے اور دوسرے غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلد از جلد بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین۔

قادیان میں ہمارا جلسہ سالانہ

(بقیہ صفحہ ۲)

ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جلشانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آ جائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔" (رسالہ آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۲)

احباب حضور علیہ السلام کے ان ارشادات کو ملحوظ رکھیں۔ ان پر عمل درآمد کرنے کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش اور ہمت صرف کر دیں تا انہیں جلسہ کی برکات سے وافر حصہ ملے۔ اور وہ مقاصد پورے ہوں جو اس جلسہ کے سلسلہ میں خدا تعالیٰ کے مامور نے ملحوظ رکھے۔ وبا للہ التوفیق۔

درخواست دعا

ہمارے ایک معزز بھائی سید عبدالقدیر صاحب صدر جماعت احمدیہ کٹک چند مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مکرم صحابہ و درویش بھائی اور سلسلہ کے بزرگان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آنمکرم کو اپنا فضل و نصرت عطا فرمائے اور مشکلات کو آسان کر دے۔

طالب دعا حقیر فضل الرحمٰن

قائمقام امیر اڑیسہ

بھارت میں پیغامیت دم توڑ چکی ہے

اب منتشر افراد کی تلاش بھی بے سود ہے

پیغام بلڈنگ سے ایک مراسلہ اور اُس کا جواب

بھارت کے وسیع و عریض ملک میں پیغامیوں کی جو عبرت ناک حالت ہے اس کی تفصیل بدر کی مختلف اشاعتوں میں آ چکی ہے ایسے زبوں دست، اتفاقی ثبوت سے پیغامی کیمپ میں کس قدر کھلبلی مچی اس کا اندازہ اس مراسلہ سے بخوبی ہو جاتا ہے جو حال ہی میں کسی غلط فہمی کی بنا پر ہبلی کے ایک مخلص مبائع دوست کو پیغام بلڈنگ لاہور سے باقاعدہ پرنٹڈ فارم پر موصول ہوا۔ اُس دوست نے یہ مراسلہ مع اس کا جواب کے جو موصوف نے اہل پیغام کو لاہور بھیجا ہے بغرض اشاعت بدر میں ارسال فرمایا ہے احباب کی دلچسپی اور اہل پیغام کی عبرت کے لئے ہم ہر دو ایسے ذیل میں درج کرتے ہیں — (ایڈیٹر)

مراسلہ منجانب غلام رسول صاحب افسر تحصیل انجمن احمدیہ اشاعت اسلام۔

احمدیہ بلڈنگس لاہور ہوم ویسٹ پاکستان

بنام - اے ۔ جے کنتور نورٹ ہبلی۔ ضلع دھارواڑ۔ کرناٹک۔

اخی المکرم و معظم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

مزاج شریف

آپ بفضلِ خدا بخیر و عافیت ہیں۔

ایک تکلیف دیتا ہوں۔ جسے پوری امید ہے آپ گوارا فرما کر امور مستفسرہ سے مطلع فرمائیں گے۔

(۱) کیا آپ کے شہر میں کوئی اور دوست بھی جماعت احمدیہ اشاعت اسلام ہو سے منسلک ہے۔

(۲) نمبر ۱ کے احباب کے اسماء اور ان کی اولاد بقید عمر و تعلیم تحریر فرمادیں۔ نیز جو چندہ ماہوار ہر ایک کی طرف سے ادا ہو رہا ہے۔ ان کے محاذ میں درج فرمادیں

(۳) کیا آپ کے قصبہ میں کوئی مرکزی جگہ بصورت مسجد، مکتب یا مدرسہ یا ادارہ آپ کی جماعت کا ہے۔

(۴) مندرجہ بالا سوالات کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کیونکہ بھارت میں جو احباب منتشر صورت میں ہیں۔ ان کو ایک تنظیم میں منسلک کیا جائے تا ان کی جماعتی رنگ میں تنظیم ہو سکے۔

براہِ نوازش مندرجہ بالا امور سے حتی الامکان بہت جلدی جواب سے سرفراز فرمائیں۔ شکریہ۔

(چونکہ یہاں مُہر وغیرہ نہیں بلکہ غلام رسول جنابہ نے اپنا عہدہ قلم سے ہی لکھا ہے اسلئے افسر تحصیل پڑھا گیا ہے) (بدر)

والسلام الراقم
غلام رسول افسر تحصیل

مراسلہ کا جواب

مکرم جناب غلام رسول صاحب افسر تحصیل جماعت پیغامی لاہور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ،

آپکی ۲۷/۷ مورخہ ۱۹۶۷ء کا مشفقانہ خط موصول ہوا۔ جسکو پڑھ کر حیرانگی ہوئی۔ کہ آپ لوگوں کی تنظیم کی کیا حالت ہے۔ ایک طرف تو آپ لوگ "پیغام" میں لمبے لمبے مضمون لکھتے ہیں دوسری طرف آپ کو اپنی جماعت کے ساتھ منسلک افراد کا بھی علم نہیں۔ جناب کی اطلاع کے لئے تحریر خدمت ہے کہ اوّل۔ میں آج تک کبھی پیغامی جماعت سے منسلک نہیں ہوا۔ بلکہ شروع سے ہی (مولوی)

انجمن مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری کے ذریعہ احمدیت کے قریب ہوا۔ اور ۱۹۵۲ء میں اللہ تعالیٰ نے مجھے خلافت حقہ سے وابستہ کر کے بمع اہل و عیال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک جماعت میں منسلک کر دیا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری دو لڑکیاں قادیان میں بیاہی ہوئی ہیں۔ ایک ایڈیشنل ناظر امور عامہ کے ساتھ۔ دوسری مولوی خورشید احمد صاحب بھاکر مترجم قرآن مجید ہندی کے ساتھ۔ میں اپنی کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو شمار نہیں کر سکتا۔

دوم۔ ہمارے شہر میں پہلے تو تقریباً ایک درجن گھر آپ کی انجمن سے وابستہ تھے مگر اب اکثر جماعت احمدیہ قادیان سے وابستہ ہو گئے۔ صرف دو آدمی برائے نام ہیں۔ جو عبداللہ تیماپوری کو وقت کا ولی اور بزرگ مانتے ہیں۔ ان کی انجمن کو ہی چندہ دیتے ہیں۔ اگر آپ کی انجمن کو چندہ دیتے ہوتے تو آپ کے پاس ریکارڈ ہوتا۔

سوم۔ یہاں قریب میں تو کجا۔ سارے علاقے میں بھی آپ کی کوئی مرکزی جگہ بصورت مسجد۔ یا مکتب یا مدرسہ نہیں اور نہ کبھی تھی۔ باقی اب جو اِکا دُکا افراد ہیں وہ عمل اور عقیدہ کے لحاظ سے غیر احمدیوں سے بھی بدتر ہیں۔

لہٰذا آپ غور کریں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ دائمی مرکز کو چھوڑ دیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو حقیقی مرکز کب عطا کر سکتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ قادیان کے مقابلہ میں جتنی بھی دوسری تحریکیں۔ پیغامی تیماپوری۔ صدیق دیندار کی اٹھی ہیں، ہم نے اپنی آنکھوں کے سامنے انہیں ختم ہوتے دیکھا ہے۔

خوب اچھی طرح یاد رکھیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ منتشر کر دے انہیں آپ کس طرح منظم کر سکتے ہیں۔ اپنی سابقہ تاریخ پر غور کریں کہ ۱۹۱۴ء سے ہر ایک دن آپ کے لئے انتشار کا پیغام لایا ہے۔ اور ہر رات آپ لوگوں کے لئے نتائج کے لحاظ سے "تاریک تر" ثابت ہوتی ہے۔ پس میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اس لاحاصل کوشش میں وقت ضائع نہ کریں۔ والسلام

اے جے کنتور
نورٹ ہبلی۔ ضلع دھارواڑ۔ کرناٹک

منقولات

تلخ حقیقتیں

یہودیوں کی تعداد دنیا میں ۱½ کروڑ سے زیادہ نہیں، اور وہ تمام مغربی ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ جہاں بھی اقلیت میں ہیں وہاں کی حکومت کو انہوں نے اپنی مٹھی میں لے لیا ہے انہوں نے دنیا کو۔

نمبر اول کے سائنس دان

نمبر اول کے صنعت کار

نمبر اول کے موجد

نمبر اول کے ایڈمنسٹریٹر

نمبر اول کے تاجر

دیئے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ وہ جہاں بھی ہیں عوامی زندگی پر چھائے ہوتے ہیں امریکہ کی مالیات پر یہودیوں کا قبضہ ہے جوتوں کی مشہور کمپنی باٹا ساری دنیا میں کاروبار کرتی ہے اور اس کا مالک یہودی تھا۔ اتنا بڑا کاروبار کرتے بھی اگر یہودیوں کی قلیل تعداد امتیاز کی مالک نہ ہوتی تو ان کے مقابلہ پر کون آئے گا ...... صرف نیویارک کے یہودیوں کا فنڈ ۲۲- ارب روپے کا ہے۔ حالیہ عرب اسرائیل جنگ کے بعد اسرائیل کو اس فنڈ سے تین ارب روپے کی امداد دی گئی ہے اور جو وقتی طور پر چندہ ہوا ہے وہ بھی ایک ارب سے زائد ہے۔" (الجمعیۃ ہفتہ وار یکم ستمبر ۱۹۶۷ء)

سارا بیان ایک ذمہ دار دینی مسلمان اخبار کا ہے کیا ایک مغضوب و مقہور قوم کی نشانیاں یہی ہیں؟ کیا جس قوم کو ابد الآباد تک ذلیل و حقیر رہنا ہے اس کا حلیہ یہی ہوتا ہے؟ — قرآن کریم کے ایک ایک لفظ کی تصدیق داخل ایمان۔ لیکن کیا یہ لازم ہے کہ جو تفسیر و تعبیر و تشریح آج سے کئی سو سال قبل اس وقت کے لحاظ سے بالکل صحیح تھی۔ وہی آج بھی سوائے صدی بعد بھی قول صحیح تسلیم کر لی جائے۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن کی تاریخ کا ایک باب

اہلِ حیدرآباد اور نظام سابع کا جماعت احمدیہ سے سلوک

از مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآبادی

(۴)

میں اس مضمون کو ایک اہم مسئلہ کی وضاحت پر ختم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ باوجود نظام کے انصاف اور اُن کی ریاست کی مذہبی رواداری کے حیدرآباد میں مسجد احمدیہ کی تعمیر نہ ہو سکی تھی۔ یہ معاملہ تشریح طلب ہے اور جب تک اس کے پس منظر کا علم نہ ہو حالات کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ واقعات یہ ہیں کہ مملکت آصفیہ حیدرآباد میں کئی سال پہلے امن عامہ کی خاطر ایک صدی قبل [illegible] ایک خاصی تعداد کو [illegible] لیا گیا تھا۔ ان [illegible] اذان پر اعتراض کیا اور [illegible] مسجد کی جگہ پر ناجائز قبضہ کر لیا تھا۔ یہ [illegible] سال پہلے کا واقعہ ہے جبکہ نظام سابع کے والد نواب میر محبوب علی خان کا دور نابالغ اور کم عمر [illegible] حکومت تھا اور نواب سر سالار جنگ بہادر مدار المہام (وزیر اعظم) تھے جن کا تعلق شیعہ مذہب سے تھا۔ جب یہ [illegible] عدالتی کارروائی ان کی خدمت میں پیش ہوئی تو انہوں نے اس وقت کے معاملہ کو [illegible] اور باوجود خود شیعہ ہونے کے یہ فیصلہ لکھا کہ ریاست کا مذہب سنت والجماعت ہے اس لئے آئندہ یہاں صرف اہل سنت والجماعت کی مساجد کی تعمیر ہو سکتی ہے۔ اس زمانہ میں حیدرآباد کے دستور کے تحت مدار المہام کا فیصلہ بھی قانون سمجھا جاتا تھا۔ بہرحال اس فیصلہ کے ذریعہ سوائے اہل سنت والجماعت کے دوسرے تمام مسلمان فرقوں کی مساجد کی تعمیر کو آئندہ کے لئے ممنوع قرار دیا گیا تھا اور یہ فیصلہ اس زمانے کا ہے جبکہ جماعت احمدیہ حیدرآباد ابھی عالم وجود میں نہیں آیا تھا۔ اس لئے احمدیوں کی تخصیص کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ عجیب بات ہے کہ کسی فرقہ نے اس فیصلہ کو بدلوانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔

غالباً ۱۹۲۲ء میں جماعت احمدیہ حیدرآباد نے شہر حیدرآباد کے پرانے حصہ میں محلہ زیر تالاب [illegible] ایک زمین مسجد کی تعمیر کی غرض سے خرید کیا اور اس کی اجازت کے لئے محکمہ امور مذہبی میں درخواست دی۔ محکمہ متعلقہ نے نواب سالار جنگ بہادر کے مذکورہ بالا فیصلہ کی بنا پر مجوزہ مسجد کی تعمیر کی اجازت دینے سے انکار کیا اور نیز دیکھا کہ یہ جگہ شیعوں کی مسجد جعفری کے بہت قریب ہے اس لئے بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ جماعت نے محکمہ امور مذہبی کے اس فیصلہ کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی۔ اور نہ یہ معاملہ صدر اعظم (وزیر اعظم) یا خود نظام سابع کے آگے پیش کیا بلکہ اپنی خرید کردہ زمین پر حکومت کی اجازت سے ایک ہال موسومہ احمدیہ لیکچر ہال تعمیر کر لیا جو ۱۹۲۴ء سے سالہا سال تک مسجد ہی کا کام دیتا رہا۔

دسمبر ۱۹۳۴ء کو جلسہ سالانہ (قادیان) کے موقعہ پر جب حیدرآباد کی جماعت بغرض ملاقات حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں پیش ہوئی تو مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل مرحوم نے حضورؓ سے اس قانونی مشکل کا ذکر کیا جو حیدرآباد میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں درپیش تھی۔ اس پر حضورؓ نے ارشاد فرمایا کہ اگر صحیح رنگ میں کوشش کی جاتی تو اس مشکل کا حل نکل آتا اور آپ لوگوں کو اجازت مل جاتی اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپ لوگ یقین رکھیں کہ آپ کے موجودہ امیر کے زمانہ میں مسجد کی تعمیر نہ ہو سکیگی۔ حضورؓ کا یہ ارشاد کہ صحیح رنگ میں اب تک کوشش نہیں کی گئی۔ میرے لئے مہمیز ثابت ہوا اور قادیان سے حیدرآباد واپس جا کر محترم مولوی مومن حسین صاحب، نواب غلام احمد خان صاحب، محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی اور اپنے بھائی محمد معین الدین صاحب کے مشورہ سے اور نواب اکبر یار جنگ بہادر کے مشورے سے تعمیر مسجد کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش شروع کی۔ حسن اتفاق سے ان ہی دنوں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب حیدرآباد تشریف لائے تھے اور آپ کے حسن تعاون سے سر مرزا محمد اسمٰعیل صاحب وزیر اعظم سے بھی اجازت کا زبانی وعدہ لے لیا گیا تھا۔

اجازت تعمیر کی درخواست مرتب ہوئی جس میں کسی خاص جگہ کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی۔ بلکہ لکھا گیا تھا کہ حکومت احمدیوں کے اس حق کو تسلیم کرے کہ وہ ریاست میں اپنی مسجد تعمیر کر سکتے ہیں۔ جب یہ درخواست امیر جماعت کے پاس ان کے دستخط کے لئے پیش ہوئی تو انہوں نے مرتبہ درخواست میں تبدیلی کر دی اور لکھا کہ احمدیہ لیکچر ہال کو مسجد کی شکل میں تبدیل کرنے کی اجازت دی جائے۔ اُن کا اصرار تھا کہ مسجد کو قدیم جگہ بننا چاہیئے نیز ان کا خیال تھا کہ احمدیہ لیکچر ہال کا سنگ بنیاد حضرت میر محمد سعید صاحب (جو علاوہ صحابی ہونے کے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی مجلس معتمدین کے بھی رکن تھے اور جن کے زمانہ امارت میں جماعت کی بہت ترقی ہو رہی تھی) کے ہاتھوں رکھا گیا تھا۔ اور پھر ۱۹۳۸ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے اسی جگہ نماز جمعہ پڑھائی تھی۔ بہرحال یہ مرتبہ درخواست محکمہ امور مذہبی میں پیش ہوئی جس کا جواب محکمہ مذکور نے یہ دیا کہ مجوزہ مسجد کی اجازت شیعوں کی مسجد کی قربت کی وجہ سے نہیں دی جا سکتی البتہ کسی دوسری جگہ جو موزوں ہو تعمیر کی اجازت طلب کی جائے تو اس پر مناسب غور کیا جا سکتا اور منظوری دی جا سکتی ہے۔ میں نے اپنے بھائی محمد معین الدین صاحب کے تعاون سے ایک موزوں جگہ کا جو سدی عنبر بازار کے مرکزی مقام پر واقع تھی انتخاب کیا لیکن امیر جماعت اس پر راضی نہیں ہوئے اور ان کا یہ اصرار قائم رہا کہ جب بھی حیدرآباد میں مسجد احمدیہ کی تعمیر ہوئی تو اسی قدیم جگہ پر ہوگی۔ کیونکہ ان کے خیال میں جماعت کی تاریخ کا ایک حصہ اس سے وابستہ ہے۔

اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد ملک میں جو سیاسی انتشار اور انقلاب پیدا ہوا اس نے اس امر کا موقعہ نہ دیا کہ اس معاملہ کو آگے بڑھایا جاتا۔ اور اس کے بعد معاشی حالات پیدا ہوئے ان حالات نے باوجود تقریباً بیس سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے جماعت کو موقعہ نہ دیا کہ وہ اپنی دیرینہ خواہش کی صورت گری کا انتظام کرتی بہرحال حکومت نظام نے کسی دوسری جگہ مسجد کی تعمیر کے لئے نشاندہی کے لئے ہدایت کر کے اصولاً یہ تسلیم کر لیا تھا کہ احمدیوں کو یہ حق حاصل ہے۔

یہاں اس امر کا اظہار بے محل نہ ہوگا کہ ریاست حیدرآباد کے ایک دوسری احمدی جماعت نے نظام کے عہد حکومت میں [illegible] کے مسجد کی اجازت حاصل کر لی اور ایک خوبصورت مسجد کی تعمیر بھی کر لی تھی اسی طرح شہر حیدرآباد میں جماعت اہل حدیث نے بھی اپنی مسجد بنائی تھی۔ الغرض نظام سابع اور اُن کے اسلاف کی رواداری اور عدل گستری نے جن کا منبع اصل اسلام کی تعلیمات ہیں حیدرآباد میں ایک مثالی تہذیب کو فروغ دیا اور پروان چڑھایا تھا جس میں باوجود اختلاف مذہب و مسلک کے لوگ آپس میں محبت و پیار اور بھائی چارہ کی فضا میں رہتے اور بستے تھے اس میں کیا شک ہے کہ نظام کے [illegible] بھی خوبیاں تھیں کہ ہر طبقہ میں مقبول رہے اور جب وہ فوت ہوئے تو اُن کے جنازے کے جلوس میں [illegible] کے پانچ لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ ہر آنکھ اشکبار، ہر چہرہ متفکر اور غمگین اور ہر زبان پر اُن کے لئے تعریفی کلمات تھے۔ یقیناً وہ ایک تاریخ ساز شخصیت کے مالک تھے۔ اُن کے اسلاف کے تعلق سے اقبال نے جن منظوم خیالات کا اظہار کیا تھا وہ [illegible] نظام سابع پر صادق آتے ہیں ان میں سے دو شعروں پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں ؎

دل ہمارے یادِ عہدِ رفتہ سے خالی نہیں
اپنے شاہوں کو یہ امت بھولنے والی نہیں

ہوچکا گو قوم کی شانِ جلالی کا ظہور
ہے مگر باقی ابھی شانِ جمالی کا ظہور

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام

اور

احباب جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض

تحریک جدید کے موجودہ مالی سال کا اختتام ۳۱ر اکتوبر ۶۷ء کو ہو رہا ہے اور انشاء اللہ العزیز یکم نومبر سے نئے مالی سال کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرما دیں گے۔ احباب کو اس بارہ میں اطلاع دی گئی ہے اور پھر درخواست ہے کہ احباب اپنے وعدوں کی ادائیگی

۳۱ر اکتوبر تک

بہرصورت کر دیں۔ — تمام رقوم مکرم محاسب صاحب قادیان کے نام ارسال فرما دیں۔

خدا تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

خریداران بدر سے گذارش!

★— بدر کو ترقی دینا اور اس کی خریداری میں اضافہ کرنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے

★— نئے خریدار کی اطلاع دیتے وقت "نیا خریدار" کے الفاظ ضرور لکھیے۔

★— جملہ خریداران بدر خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پورا پتہ نام۔ مکان نمبر محلہ جگہ۔ ڈاکخانہ اور صوبہ لکھا کریں۔

★— پتہ صاف اردو اور انگریزی دونوں حروف میں لکھیے۔

مینیجر بدر قادیان

الٰہی نوشتوں میں دنیا کی خوفناک تباہی کی خبر

(بقیہ صفحہ اول)

خود بھی شرک کیا اور دنیا کے بیشتر حصہ کو بھی مبتلا کر دیا ہے اور باقی دنیا کو اس کا شکار کرنے کے لئے عالمگیر جال پھیلا رکھا ہے۔

(۵) عورت کو نا واجب آزادی دیکر اس سے غیر پسندیدہ اختلاط کا بازار گرم کر رکھا ہے تعیش کے سامانوں کی فراوانی اس کے علاوہ ہے کثرت شراب جوا اور ناجائز لوٹ کھسوٹ کے ذریعہ سے دنیا کے امن اور چین کو چھین لیا ہے

(۶) روس بھی خدا تعالیٰ اور مذہب اور خدا تعالیٰ کے مقدسوں کا دشمن ہے وہ ان کے خون کا پیاسا ہے اس نے جہاں تک اس کا بس چل سکا ہے مذہب اور اہل مذہب کو نابود کرنے کی کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی خدا تعالیٰ کے نام پر تمسخر اڑایا جاتا اور اس کے بھدے بڑے کارٹون بنا کر لوگوں کے دلوں میں اس کے متعلق نفرت پیدا کی جاتی ہے۔

وارننگ

یہ منظر کیفیت دنیا کے بگاڑ کی اور نشاندہی اس گندے چشمے کی جہاں سے گناہوں کی آلودگیاں سر نکال رہی ہیں۔ دنیا کے اس افسوسناک نقشہ کے ساتھ ساتھ جب ہم آسمانی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور خدا کے برگزیدہ بندوں کی قبل از وقت بتائی ہوئی ان باتوں کو پڑھتے ہیں تو صاف طور پر نظر آ جاتا ہے کہ دنیا کی تباہی کا وقت آن پہنچا ہے جس کی نسبت مقدسوں نے ایک لمبا زمانہ قبل دنیا کو متنبہ کر دیا تھا۔ چنانچہ

(۱) اسرائیل کے آخری نبی نے یہود کی تباہی کی پیشگوئیاں کی ہوئی ہیں اور وہ عہد جدید میں موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا ہے:-

"جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لینا کہ اس کا اجڑ جانا نزدیک ہے...... کیونکہ یہ انتقام کے دن ہونگے جن میں سب باتیں جو لکھی ہیں پوری ہو جائیں گی...... وہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائینگی اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان نہ رہیگی اسلئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔"

(لوقا باب ۲۱ آیت ۲۰ تا ۲۶)

"بادشاہت کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تا کہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو تب خاتمہ ہوگا۔"

(متی باب ۲۴ آیت ۱۴)

(۲) احادیث میں بھی ان کی تباہی کی خبر دی گئی ہے لکھا ہے کہ یہود پر الٰہی آفت پڑے گی کہ پتھر بھی بول اٹھے گا کہ میرے پیچھے یہودی چھپا بیٹھا ہے۔

(۳) روس کی تباہی کے متعلق بائیبل میں حزقیل نبی کی پیشگوئی موجود ہے خدا تعالیٰ نے حضرت حزقیل کو فرمایا:-

"اے آدم زاد جوج کی طرف جو ماجوج کی سرزمین کا ہے اور روش اور مسک اور توبل کا فرمانروا ہے متوجہ ہو اس کے خلاف نبوت کر اور کہہ کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دونگا اور تیرے جبڑوں میں آنکڑے ڈال کر تجھے اور تیرے تمام لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کو جو سب کے سب مسلح لشکر ہے جو پھریاں اور سپریں لئے ہیں اور سب کے سب تیغ زن ہیں کھینچ نکالونگا"

(حزقیل باب ۳۸ آیت ۱ تا ۴)

پھر فرمایا:-

"اے آدم زاد تو جوج کے خلاف نبوت کر اور کہہ خداوند یوں فرماتا ہے دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبل کے فرمانروا میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دونگا اور تجھے لئے پھرونگا اور شمال کی دور اطراف سے چڑھا لاؤنگا اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچا دونگا اور تیری کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑا دونگا اور تیرے تیر دہنے ہاتھ سے گرا دونگا تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور حمایتیوں سمیت گر جائیگا......

میں ماجوج پر اور ان پر جو بحری ممالک میں امن و سکون کرتے ہیں آگ بھیجونگا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں (باقی صفحہ ۱۲ پر)

ادھر میں قوموں کے درمیان اپنی بزرگی ظاہر کروں گا اور تمام قومیں میرا انصاف جو میں نے کیا اور میرا ہاتھ جو میں نے ان پر رکھا دیکھیں گی۔" (حزقی ایل ۳۹ : ۲۱)

(۴) بائیبل میں مختلف مقامات کے علاوہ اس کے آخر میں یوحنا عارف کے مکاشفہ میں بڑے بڑے شدید عذابوں کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں۔ جن کے ساتھ بڑے بھونچالوں کا ذکر ہے ایسے ہی دو عظیم جنگوں کی پیشگوئی بھی ہے یہ دونوں جنگیں ہو چکی ہیں۔ اور ایک سب سے بڑے اور خطرناک آخری بھونچال کا ذکر ہے جو ان دو جنگوں کے بعد آنے والا لکھا ہے۔ مکاشفہ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ کے بعض حصص خاص طور پر قابل مطالعہ ہیں۔ یہ جو مسیح مکاشفہ میں لکھا ہے:

"پھر اس نے مجھ سے کہا کہ اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھ کیونکہ وقت نزدیک ہے ...... میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کریگا۔ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالے گا۔"

(مکاشفہ باب ۲۲ آیات ۱۰-۱۸-۱۹)

ان پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ ان میں مغربی اقوام کا ذکر ہے جو دنیا پر حکومت کر رہی ہیں اور ساتھ ہی ساتھ بائیبل کو بھی لئے پھرتی ہیں اور اس میں ردوبدل کر کے اپنے جادو و سحر کے ذریعہ سے دنیا کو گمراہ اور اپنے آپ کو ان عذابوں کا مستحق بنا رہی ہیں۔ ان کو اپنے پیٹ کے دھندوں اور عیش و عشرت کے سامانوں اور دنیا پر حکومت کا چسکا لگا ہوا ہے۔ اور وہ اپنے خالق اور مالک اور آخرت سے غافل ہو کر حقیقی مذہب اور خدا کے مقدسوں کو دنیا سے نابود کرنے کی سعی میں سرگرداں ہیں مگر خدا تعالیٰ نے بھی ان سے انتقام کا انتظام کر رکھا ہے جس کا وقت اب بہت نزدیک آ چکا ہے۔ (باقی)

یو۔پی کی تیسری صوبائی کانفرنس شاہجہانپور شہر میں مورخہ ۴ر۵ر نومبر ۱۹۶۷ء کو منعقد ہوگی

صوبہ اترپردیش کے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تیسری صوبائی کانفرنس انشاء اللہ مورخہ ۴ر۵ر نومبر ۱۹۶۷ء بروز سنیچر و اتوار شاہجہانپور شہر میں منعقد ہوگی۔ احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر کانفرنس کو کامیاب کریں۔

احباب کے قیام کا انتظام احمدی اینڈ کو محلہ بہادر گنج شاہجہانپور میں ہوگا جو احمدی اینڈ کو شاہجہانپور میں کافی معروف ہے۔ احباب بذریعہ تانگہ یا رکشا بسہولت وہاں پہنچ سکتے ہیں۔

قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ شاہجہانپور کی طرف سے ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق احباب بستر ہمراہ لائیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں جملہ خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کی جائے۔

بشیر احمد
صدر مجلس استقبالیہ صوبائی کانفرنس
معرفت احمدی اینڈ کو۔ محلہ بہادر گنج
شاہجہانپور (اترپردیش)

خبریں

قاہرہ ۷ ر ستمبر۔ صدر جمہوریہ کے صدر ناصر کے وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کو اگلے جنوری قاہرہ آنے اور بات چیت کرنے کی دعوت دی۔ یہ دعوت آج انہوں نے صنعتی ترقیات کے وزیر فخر الدین علی احمد کے ذریعہ دی ہے جنہوں نے آج صدر ناصر سے ایک گھنٹہ تک بات چیت کی تھی۔ اس موقعہ پر ہندوستانی سفیر اور قاہرہ میں مسٹر اپا بی پنت بھی موجود تھے۔

نئی دہلی ۷ ر ستمبر وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی کل صبح لنکا کے دورے پر روانہ ہو رہی ہیں۔ ہم جان کے اس دورہ میں وہ دونوں ملکوں کے باہمی دلچسپی کے مسائل پر تبادلہ خیال کریں گی اور لنکا کے تاریخی اور مقدس مقامات کا معائنہ کریں گی۔

نئی دہلی ۷ ر ستمبر۔ فرقہ وارانہ منافرت اور فرقہ بندی کو ختم کرنے کے لئے سرکاری حکومت جاسوسی ہے کہ چھ سال پہلے جس قومی یکجہتی کونسل کی بنیاد ڈالی گئی تھی۔ اس کے کام کو دوبارہ زندہ کیا ہے۔ یہ کونسل اپنے قیام کے دوران کچھ سرگرمیاں دکھا کر ٹھنڈی سی پڑ گئی تھی اب اس کونسل کو از سر نو تنظیم عمل میں آئے گی۔ اس کی سربراہی خود وزیر اعظم سنبھالیں گی۔ اس میں مرکزی وزیر داخلہ اور ریاستی بڑے وزراء کے علاوہ مختلف ممتاز اداروں کے نمائندگان کو بھی شامل کیا جائے گا۔

اس کونسل کے احیاء کا علم وزیر داخلہ چوہان کے خط سے ہوا ہے جو انہوں نے ریاستی وزراء اعلیٰ کے نام لکھا ہے۔

درخواست دعا۔ (۱) میری بھتیجی ناصرہ خاتون سلمہا بنت مکرم مولوی سید عبد الحکیم صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ سونگھڑہ کا ٹاٹا نگر میں پیٹ کا اپریشن ہوا ہے (۲) میری بچی عزیزہ رفیعہ بیگم بیمار ہے (۳) میرا لڑکا عزیز بشارت احمد سلمہ اللہ نے میٹرک امتحان دیا ہے اس کی کامیابی کے لئے نیز سب کی صحتیابی کے لئے بزرگان سلسلہ اور درویش لوگ دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار سید غلام احمد احمدی از سونگھڑہ۔